خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 20 نومبر 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن سخت گرمی کے موسم میں چند احباب دوپہر کے وقت حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جہاں حضورؑ تصنیف کا کام کر رہے تھے۔ پنکھا بھی اس کمرے میں نہ تھا۔ بعض احباب نے عرض کیا کہ حضور! کم از کم پنکھا تو لگوائیں تا کہ سخت گرمی میں حضورؑ کو کچھ آرام تو ہو۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ آدمی کو نیند آنے لگے گی اور وہ کام نہ کر سکے گا۔ ہم تو وہاں کام کرنا چاہتے ہیں جہاں گرمی کے مارے لوگوں کا تیل نکلتا ہو۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ اکثر چارپائی پر بیٹھ کر لکھتے اور قلم، دوات اور کتابیں چارپائی ہی پر رکھی ہوتیں۔ وہی میز، کرسی اور لائبریری کا کام دیتی تھی۔ اور وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ یعنی اور نہ ہی مَیں تکلّف کرنے والوں میں سے ہوں کا عملی نظارہ خوب واضح نظر آتا تھا۔

حضرت ملک حسن محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار قادیان آیا تو معلوم ہوا کہ حضورؑ کے سر مبارک پر دیوار میں لگی کیل یا کھونٹی سے چوٹ لگی اور بہت خون بہا، جس کی وجہ سے تکلیف ہے اور باہر تشریف نہیں لاتے۔ ہم چند خدام اکٹھے ہوئے اور حضورؑ کی زیارت کی درخواست پیش کی۔ حضورؑ نے از راہِ شفقت اجازت بخشی۔ ہم سب سات آٹھ مہمان اندر داخل ہوئے تو حضورؑ بڑے پلنگ پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپؑ خدام کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، مصافحہ کا شرف بخشا، خود چھوٹی چارپائی پر بیٹھ گئے اور اپنے خدام کو بڑے پلنگ پر بٹھایا۔ اس واقعے میں اکرامِ ضیف بھی ہے اور سادگی بھی۔ پھر حضورؑ کے زخم پر بات ہوئی تو حضورؑ نے فرمایا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں خون کا نکلنا مفید ہو اور گند اخون نکل گیا ہو، شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود انتظام کر دیا۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؑ مکان اور لباس کی آرائش سے بے پرواہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے حضورؑ کا یہ پایہ و منزلت ہے کہ اگر چاہیں تو آپؑ کے مکان کی اینٹیں سنگِ مَرمَر کی ہو سکتی ہیں اور آپؑ کے پائَنداز یعنی door mat باریک ملائم ریشمی کپڑے کے بھی ہو سکتے ہیں، مگر بیٹھنے کا مکان ایسا معمولی ہے کہ دنیادار نام نہاد نفاست پسند آدمی ایک لحہ بھی نہ بیٹھے۔ گرمیوں میں جس تخت پر باہر بیٹھتے اس پر مٹی پڑی ہوتی۔ حضورؑ نہ پوچھتے نہ کسی کے جھاڑ دینے پر توجہ کرتے۔ غرض اپنے کام میں اس قدر استغراق ہے کہ ان مادی باتوں کی بالکل پروا نہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی اُنس نہیں، ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں۔

اور فرمایا کہ میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ اور رابطہ رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بھی اپنے بچپن کی ایک جہالت یاد ہے۔ جب میں چھوٹا تھا تو بعض دشمن جب آپؑ کی مجلس میں آتے اور اعتراض کرتے تو چونکہ حضورؑ نہایت سادگی سے بات کرتے تھے، بعض دفعہ مجھے وہم ہوتا تھا کہ شاید آپؑ اس شخص کی چالاکی کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ مگر جب دشمن مخالفت میں بڑھتا جاتا تو یوں لگتا جیسے کسی آسمانی طاقت نے آپؑ پر قبضہ کر لیا ہے اور آپؑ اس شان سے جواب دیتے کہ مجلس پر سنّاٹا چھا جاتا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعودؑ جب کسی سے ملتے تھے تو مسکراتے ہوئے ملتے تھے اور ساتھ ہی ملنے والے کی ساری تکلیفیں دور ہو جاتی تھیں۔ ہر احمدی محسوس کرتا تھا کہ آپؑ کی مجلس میں جا کر سارے کام بھول جاتے ہیں۔ بس آپؑ کے مسکراتے ہوئے چہرے پر نظر پڑی اور سارے جسم میں مسرّت کی لہر جاری ہو گئی۔ آپؑ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات کو بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے تھے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحبؑ کو بس مجھ سے ہی سب سے زیادہ محبت ہے۔ بعض اوقات آدابِ مجلس سے ناواقف لوگ دیر تک اپنے لاتعلق قصے سناتے رہتے تھے اور حضرت صاحبؑ خاموشی کے ساتھ بیٹھے سنتے رہتے اور کبھی کسی سے یہ نہ کہتے کہ اب بس کرو۔

آپؑ کے کھانے کے طریقے کے بارے میں میاں دین محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ معزز مہمان حضرت اقدسؑ کے ساتھ اوپر کی منزل میں دن کو کمرے میں اور رات کو اوپر چھت پر کھانا کھاتے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے۔ ہم نوجوان لوگ نیچے سے کھانا اور پانی اوپر پہنچاتے۔ رات کو اکثر خشکا چاول بھی کھانے میں ہوتے تھے۔ حضرت صاحبؑ کھاتے وقت ایک دو چاول کا نوالہ منہ میں ڈال لیتے اور باتیں کرتے جاتے اور مہمانوں کا خیال رکھتے۔ جس کے برتن میں کھانا ختم ہو جاتا اپنے برتن میں سے اس کو ڈال دیتے ہیں۔ بہت تھوڑا حصہ کھانے کا خود کھاتے باقی اسی طرح احباب کے برتنوں میں ڈال دیتے تھے۔ مولوی شیر علی صاحبؓ نے بیان کیا کہ پہلے آپؑ کھانا کمرے میں مہمانوں کے ساتھ کھاتے۔ چاروں طرف مہمان دیواروں کے ساتھ بیٹھے ہوتے۔ حضرت صاحبؑ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آہستہ آہستہ منہ میں ڈالا کرتے تھے۔ جب تک مہمان کھاتے رہتے آپؑ بھی کھاتے رہتے تھے۔ کھانا بہت کم کھاتے تھے۔ حضرت صاحبؑ کے سامنے جب کوئی خاص چیز لائی جاتی تو تمام مہمانوں میں تقسیم کر دیتے۔ عبد القادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپؑ کھانے کے دوران مسائل بھی بیان کرتے اور نماز عشاء تک رونق افروز رہتے۔ نماز عشاء ادا کر کے گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کے سیرت کے پہلوؤں کا سلسلہ ابھی جاری ہے انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞